قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 27/جنوری 2023ء | 4/رجب 1444 ہجری قمری | 27/صلح 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:23

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

(التوبہ: 119)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

فرمانِ رسولؐ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ: انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اس لئے اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ باب من یومر ان مجالس)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحین)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

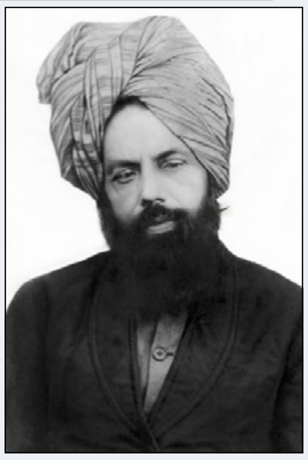

• صحبت میں بڑا اشرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو قرآن شریف میں کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ (التوبہ: 119) فرمایا ہے اور اسلام کی خوبیوں میں سے یہ ایک بے نظیر خوبی ہے کہ ہر زمانے میں ایسے صادق موجود رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 609 ایڈیشن 1988ء)

• دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ راستبازوں کی صحبت میں رہو تا کہ ان کی صحبت میں رہ کر تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، بینا ہے، دیکھنے والا ہے، سننے والا ہے، دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 62 ایڈیشن 1984ء)

• زیارت صالحین کے لیے سفر کرنا قدیم سے سنت سلف صالح چلی آئی ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جب قیامت کے دن ایک شخص اپنی بد اعمالی کی وجہ سے سخت مواخذہ میں ہوگا تو اللہ جلّ شانہ اس سے پوچھے گا کہ فلاں صالح آدمی کی ملاقات کے لیے کبھی تو گیا تھا۔ تو وہ کہے گا بالارادہ تو کبھی نہیں گیا مگر ایک دفعہ ایک راہ میں اس کی ملاقات ہوگئی تھی تب خدا تعالیٰ کہے گا کہ جا بہشت میں داخل ہو۔ میں نے اسی ملاقات کی وجہ سے تجھے بخش دیا۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608)

فرمان خلیفۂ وقت

اللہ تعالیٰ جب بھی انبیاء مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ماننے والے، اس پر ایمان لانے والے، تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کے تقویٰ کا اعلیٰ معیار اس لئے قائم ہو رہا ہوتا ہے، اس کا اظہار اس لئے ہو رہا ہوتا ہے، دنیا کو نظر آ رہا ہوتا ہے (ان کی اپنی طرف سے نہیں ہوتا دنیا کو نظر آتا ہے) اور ان کے اندر یہ تبدیلی اس لئے نظر آ رہی ہوتی ہے کہ انہوں نے اس قرب کی وجہ سے جو ان کو نبی سے ہے اللہ کی مدد اور فضل سے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی ہوتی ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اس سچی پیروی کی وجہ سے، اس سچے ایمان کی وجہ سے، اپنے اندر تقویٰ قائم ہونے کی وجہ سے، اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی وجہ سے، صادقوں میں شامل ہو گئے ہوتے ہیں اور پھر آگے بہت سوں کی رہنمائی کا باعث بنتے ہیں، بن رہے ہوتے ہیں، تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے یہ فیض رک نہیں جاتا بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ ورنہ تو اس آیت میں جو حکم ہے کہ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ اس کا مقصد ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ عمل رکنے والا ہو تو یہ حکم تاریخ کا حصہ بن جائے گا۔ پھر تو لوگ پوچھتے کہ وہ کون ہیں صادق، وہ کہاں ہیں جن کے ساتھ ہم نے ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے۔

تو یہ معرفت کی باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادقؑ کے ذریعے سے ہی پتہ لگی ہیں۔ آپ کی قوت قدسی نے صادقین کی ایک فوج تیار کی جو روحانیت میں اتنی ترقی کر گئی کہ ان کو صحابہ کا مقام حاصل ہو گیا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کی جماعت میں رہ کر آپ کے قرآنی علوم و معارف سے فیضیاب ہو کر ہی صادقین میں شمار ہو سکتا ہے.

(خطبہ جمعہ 11/ جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- رس گھولتے ہیں کان میں الفاظ آپ کے (منظوم)
- ربط ہے جان محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- بنیادی مسائل کے جوابات
- استاد عیسیٰ جوف مرحوم
- اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ
- ہم کس کی محبت میں دوڑے چلے آئے تھے

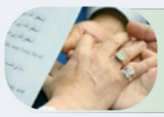

دربارِ خلافت

اگر ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں کام شروع کر دے تو ایک واضح تبدیلی نظر آ سکتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

عملی اصلاح کے لئے دوسری چیز جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ علمی قوت ہے یا علم کا ہونا ہے۔ اس بارے میں پہلے ذکر ہو چکا ہے، دوبارہ بتا دوں کہ غلطی سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ کچھ گناہ بڑے ہوتے ہیں اور کچھ گناہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن گناہوں کو انسان چھوٹا سمجھ رہا ہوتا ہے وہ گناہ اُس کے دل و دماغ میں بیٹھ جاتا ہے۔ اگر زیادہ ہیں تو جو زیادہ گناہ ہیں وہ دل و دماغ میں بیٹھ جاتے ہیں کہ یہ تو کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ چھوٹی سی بات ہے یا ایسا معمولی گناہ ہے جس کے بارے میں کوئی زیادہ باز پرس نہیں ہو گی۔ خود ہی انسان تصور پیدا کر لیتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 453 خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 10/ جولائی 1936ء)

ابھی گزشتہ خطبوں میں شاید دو ہفتے پہلے ہی میں نے توجہ دلائی تھی کہ اسائلم سیکرز جو ہیں، وہ بھی یہاں آ کر جب غلط بیانی کرتے ہیں اور اپنا کیس منظور کروانے کے لئے جھوٹ کا فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو حقیقت میں وہ اپنا کیس خراب کر رہے ہوتے ہیں اور نہ صرف اپنا کیس خراب کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کی ساکھ پر بھی حرف آ رہا ہوتا ہے۔ لیکن مجھے کسی نے بتایا کہ خطبہ کے بعد یہاں سے ایک اسائلم سیکر وکیل کے پاس گیا اور وکیل صاحب بھی احمدی ہیں۔ وہ بھی شاید خطبہ سن رہے تھے اور وکیل شاید کوئی جماعتی خدمت بھی کرتے ہیں۔ اُس وکیل نے اس اسائلم لینے والے کو کیس تیار کرتے ہوئے غلط بیانی سے بعض باتیں لکھ دیں کہ یہ غلط باتیں بیچ میں ڈالنی پڑیں گی۔ حالانکہ ان کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں تھا اور مؤکل کو کہہ دیا کہ اس کے بغیر کیس بنتا ہی نہیں۔ پھر تمہیں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اس لئے ایسی غلط بیانی کرنا ضروری ہے۔ حالانکہ میں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ کسی غلط بیانی اور جھوٹ سے کام نہیں لینا اور احمدیوں پر ظلموں کے واقعات تو ویسے ہی اتنے واضح اور صاف ہیں اور اب دنیا کو بھی پتا ہے کہ اس کے لئے کسی وکیل کی ہشیاری اور چالاکی اور جھوٹ کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

پس مربیان کو بھی اور عہدیداران کو بھی بار بار جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرنی ہو گی۔ بار بار یہ ذکر کرتے چلے جانا ہو گا کہ کوئی گناہ بھی بڑا اور چھوٹا نہیں ہے۔ گناہ گناہ ہے اور اس سے ہم نے بچنا ہے۔ ہر جھوٹ جھوٹ ہے اور اس جھوٹ کے شرک سے ہم نے بچنا ہے۔ اگر اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط ہے تو پھر فکر کی ضرورت نہیں۔ نشان ظاہر ہوں گے اور انسان پھر دیکھتا ہے۔ لیکن تلقین کرنے والوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اُن کی اپنی حالت بھی ایسے معیار کی ہو جہاں وہ اپنی قوتِ ارادی کے اعلیٰ معیاروں کی تلاش میں ہوں اور عملی طور پر بھی اُن کے عمل اور علم میں مطابقت پائی جاتی ہو۔ اس زمرہ میں شمار نہ ہوں جو کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ بہرحال جماعتوں کو بار بار درسوں وغیرہ میں ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے اور عملی حالت بہتر کرنے کے لئے علمی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

پس اگر ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں کام شروع کر دے تو ایک واضح تبدیلی نظر آ سکتی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ علم کے نام پر سکولوں میں مختلف برائیوں کو بھی بچوں کو بتایا جاتا ہے ہمارے نظام کو بہت بڑھ کر بچوں اور نوجوانوں کو حقیقت سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کو اپنی حالتوں کی طرف نظر کرتے ہوئے اُس علم کے نقصانات سے اپنے آپ کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے جو بچوں کو علم کی آگاہی کے نام پر بچپن میں سکول میں دیا جاتا ہے۔ ماں باپ کو بھی پتا ہونا چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی بچائیں۔ یہاں بہت چھوٹی عمر میں بعض غیر ضروری باتیں بچوں کو سکھا دی جاتی ہیں اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اچھے برے کی تمیز ہو جائے۔ جبکہ حقیقت میں اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی بلکہ بچوں کی اکثریت کے ذہن بچپن سے ہی غلط سوچ رکھنے والے بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے سامنے اُن کے ماں باپ کے نمونے یا اُس کے ماحول کے نمونے برائی والے زیادہ ہوتے ہیں، اچھائی والے کم ہوتے ہیں۔ پس مربیان، عہدیداران، ذیلی تنظیموں کے عہدیداران، والدین، ان سب کو مل کر مشترکہ کوشش کرنی پڑے گی کہ غلط علم کی جگہ صحیح علم سے آگاہی کا انتظام کریں۔ سکولوں کے طریق کو ہم روک نہیں سکتے۔ وہاں تو ہم کچھ دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ لیکن گندگی اور بے حیائی کا فرق بتا کر، بچوں کو اعتماد میں لے کر اپنے عملی نمونے دکھا کر ماحول کے اثر سے بچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 24/ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

رس گھولتے ہیں کان میں الفاظ آپ کے

گھر گھر میں نور آئے اتر، عام بات ہے؟
پڑ جائے اس کی ہم پہ نظر، عام بات ہے؟

رس گھولتے ہیں کان میں الفاظ آپ کے
رکھتے ہیں روح تک یہ اثر، عام بات ہے؟

آتے ہی اس کے، میل دلوں کی نکل گرے
ظلمت میں اس طرح ہو سحر، عام بات ہے؟

اک عالمِ خموش سے نکلی ہوئی صدا
پہنچی ہے کو بہ کو یہ خبر، عام بات ہے؟

ہر وار دشمنوں کا فتوحات کی نوید
ہر بار اپنی فتح و ظفر، عام بات ہے؟

حمد و ثنا خدا کی، خلافت ہمیں ملی
بگڑی ہماری جائے سنور، عام بات ہے؟

حافظ مستنصر احمد قاہر

امۃ الباری ناصر۔امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

وصالِ اکبر

قسط 49

اللہ تعالیٰ کی جناب سے وفات کی اطلاع

جان نثار عشاق کو اپنے محبوب سے جسمانی جدائی کے لئے تیار کرنے کے لئے مولا کریم نے اپنے محبوب کو پہلے سے وصال کی خبریں دیں۔جن سے منشائے الٰہی کے ماتحت آپ ﷺ نے اپنے پیاروں کو آگاہ فرمایا۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو لطیف وخبیر خدا نے یہ بتایا ہے کہ ہر نبی کو اس سے پہلے نبی سے نصف عمر ضرور دی جاتی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ اب مجھے بلاوا آئے گا تو میں اس کا جواب دوں گا۔''

(مؤطا کتاب الجامع باب النھی عن القول بالقدر)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جبرائیل مجھے ہر سال ایک دفعہ قرآن کریم سنایا کرتے تھے اس سال انہوں نے دو دفعہ سنایا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گزرا کہ جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہو اور یہ بھی انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال تک زندہ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہو گی۔''

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ایک صفحہ 76)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

''کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں ہوتی جب تک کہ اسے دنیا اور آخرت کے مابین اختیار نہ دیا جائے یعنی اگر وہ مالک حقیقی کے حضور حاضر ہونا چاہتا ہے تو بھی اسے اختیار ہے اور اگر وہ دنیا میں رہ کر مزید الٰہی کام سرانجام دینا چاہتا ہے تو بھی اسے اختیار ہے کہ وہ دنیا میں رہ لے۔''

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ)

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو اختیار دیا تو آپ نے اپنے رفیق اعلیٰ سے وصل اور دنیوی زندگی سے فراق کو پسند فرمایا۔

آخری خرچ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سات دینار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوائے ہوئے تھے۔آخری بیماری میں فرمایا کہ اے عائشہ! وہ سونا جو تمہارے پاس تھا کیا ہوا؟عرض کیا میرے پاس ہے۔فرمایا صدقہ کر دو۔پھر آپ ﷺ پرغشی طاری ہوگئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے ساتھ مصروف ہوگئیں۔جب ہوش آئی،پوچھا کہ کیا وہ سونا صدقہ کر دیا؟عرض کی،ابھی نہیں کیا۔چنانچہ آپ ﷺ نے وہ دینار منگوا کر ہاتھ پر رکھ کر گنے اور فرمایا محمد کا اپنے رب پر کیا توکل ہوا اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔پھر وہ دینار صدقہ کر دیئے اور اسی روز آپؐ کی وفات ہوگئی۔

(مجمع الزوائد للھیثمی جلد3 صفحہ 124 مطبوعہ بیروت)

آخری خرچ آپ نے وہ چھ دینار کئے جو لوگوں میں تقسیم کے بعد بچ رہے تھے۔آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا وہ دینار کہاں ہیں جو بچ گئے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے پاس محفوظ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان کو خرچ کر دو۔اس بات کے بعد آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی۔کچھ بہتر محسوس فرمایا تو پھر دیناروں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ خرچ کر دیئے گئے؟حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ابھی نہیں۔آپ نے وہ دینار منگوا کر اپنے ہاتھ پر رکھ کر گنے وہ چھ تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا محمد کا اپنے رب پر کیا توکل ہوا اگر وہ اس سے اس حال میں ملے کہ اس کے پاس یہ ہوں،آپ نے وہ سب کسی کو دلوا دیئے تب آپ ﷺ کو اطمینان ہوا۔

(صحیح ابن حبان ذکر من یستحب للمرء وابن سعد)

رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری میں کسی بیوی نے حبشہ کے ایک گرجے کا ذکر کیا جو ماریہ (یعنی حضرت مریمؑ) کے نام سے موسوم تھا۔آپ ﷺ اپنی بیماری کی تکلیف دہ حالت میں بھی خاموش نہ رہ سکے۔جوش غیرتِ توحید میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ ''برا ہو ان یہودیوں اور عیسائیوں کا جنھوں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کے مزاروں کو معابد بنالیا۔'' گویا بالفاظ دیگر اپنی وفات کو قریب جانتے ہوئے آپ ﷺ بیویوں کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ دیکھو! میرے بعد توحید پر قائم رہنا اور میری قبر پر سجدہ نہ ہونے دینا۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ فی البیعۃ 24)

فجر کی نماز آخری نماز

آخری بیماری میں رسول کریم ﷺ تپ محرقہ کے باعث شدید بخار میں مبتلا تھے مگر فکر تھی تو نماز کی۔گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے،کیا نماز کا وقت ہوگیا؟بتایا گیا کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں۔بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا کہ میرے اُوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔تعمیل ارشاد ہوئی مگر پھر غشی طاری ہوگئی۔ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہوگئی؟جب پتہ چلا کہ صحابہ انتظار میں ہیں تو فرمایا ''مجھ پر پانی ڈالو'' جس کی تعمیل کی گئی۔غسل سے بخار کچھ کم ہوا تو تیسری مرتبہ نماز پر جانے لگے مگر نقاہت کے باعث نیم غشی کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ مسجد تشریف نہ لے جاسکے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ووفاتہ 4088)

آخری نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا فرمائی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز کی تکبیر کہی۔آپ ﷺ نے نقاہت سے قدرے افاقہ محسوس کیا تو مسجد والے دروازے کے پاس تشریف لے آئے اور اس کا پردہ سرکا کر جھانکا صحابہ نماز پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: قرۃ عینی فی الصلوٰۃ پھر آپ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ایک خادم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے سہارے مسجد میں تشریف لے آئے۔جب آپ ﷺ آہستہ آہستہ صفوں تک پہنچے تو نماز کی دوسری رکعت شروع ہوچکی تھی۔صحابہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو خوش ہوگئے۔آپ ﷺ آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا مگر آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو مصلی پر ہی روک دیا اور خود ان کے دائیں جانب کھڑے ہوگئے۔پھر آنحضرت ﷺ جلد ہی بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسری رکعت کی تلاوت مکمل کی اور باقی نماز پوری کرکے سلام پھیرا اور نماز ختم کی۔آنحضرت ﷺ اپنی رہی ہوئی پہلی رکعت پڑھنے کے بعد نماز ختم کی اور سلام پھیرا۔اس کے بعد آپ ﷺ اپنے حجرے میں تشریف لے گئے۔

(بخاری کتاب الاذان)

آخری الفاظ

روز وصال آنحضرت ﷺ پر بار بار غشی طاری ہوتی تھی جب بھی ہوش آتی تو آپ کے لب مبارک ہلتے اور آپ ﷺ کچھ نہ کچھ کلام فرماتے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ پر غرغرہ کی حالت تھی آپ ﷺ اس وقت یہ فرما رہے تھے الصلوٰۃ وماملکت ایمانکم (ابن ماجہ کتاب الوصایا) نماز اور وہ جو تمہارے زیر نگیں ہیں (ان کا خیال رکھنا ہرگز نہ بھولنا) وقتِ وصال آپ ﷺ کے آخری الفاظ جو آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے۔

''فی الرفیق الاعلی بالجنۃ''

(بخاری کتاب المغازی باب فی مرض النبیؐ)

یعنی میں جنت میں اپنے رفیق اعلیٰ میں جذب ہونا چاہتا ہوں۔

آپؐ کا وصال یکم ربیع الاول 11؍ ہجری مطابق 26؍ مئی 632 عیسوی کو ہوا۔

(استفادہ سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم از ہادی علی چوہدری صفحہ 791)

عاشق اور معشوق سے ایمان افروز مماثلت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سفر آخرت کے حالات میں اپنے محبوب ﷺ سے ایمان افروز مماثلت ملاحظہ کیجئے۔

وفات کے متعلق الٰہی خبریں

اللہ تبارک تعالیٰ نے وقت آخر کی اطلاعیں دیں تا کہ عشاق ذہنی طور پر عارضی جسمانی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کے کسی حد تک قابل ہوجائیں۔9؍ مئی 1908ء کو الہام ہوا۔''الرحیل ثم الرحیل'' (بدر 28؍ مئی 1908ء) پھر 17؍ مئی 1908ء کو الہام ہوا:

''مکن تکیہ برعمر ناپائیدار۔''

اس کے بعد 20 مئی کو الہام ہوا ''الرحیل ثم الرحیلُ والموت قریب'' کوچ کا وقت آ گیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔

روانگی سے قبل حضور نے وہ حجرہ بند کیا جس میں آپ آخری عمر میں تصنیف فرمایا کرتے تھے اور فرمایا ''اب ہم اس کو نہیں کھولیں گے۔''

آخری تصنیف

حضرت اقدس علیہ السلام کی آخری تصنیف ''پیغامِ صلح'' ہے جس میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔ یہ مضمون 25/ مئی کی شام کو مکمل کیا۔ فرمایا ''ہماری آخری کتاب ہے اب جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر چکے۔''

25/ مئی 1908ء کی رات حضور کی تکلیف اور کمزوری بڑھتی دیکھ کر حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے منہ سے نکلا:

''یا اللہ! یہ کیا ہونے والا ہے۔''

اس پر حضور نے فرمایا وہی جو میں آپ سے کہا کرتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 406)

واقعہ وصال کی طرف اشارہ

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے سخت گھبراہٹ کا اظہار کیا اور کہا اب قادیان واپس چلیں۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ''اب تو ہم اسی وقت جائیں گے جب خدا لے جائے گا۔''

آخری خرچ

25/ مئی 1908ء کو پیغام صلح مکمل کر کے نماز عصر کے بعد سیر کے لئے باہر تشریف لائے ایک کرائے کی گھوڑا گاڑی حاضر تھی جو فی گھنٹہ مقررہ شرح کرایہ پر منگوائی گئی تھی۔ آپ نے اپنے ایک نہایت مخلص رفیق شیخ (بھائی) عبدالرحمٰن قادیانی سے فرمایا اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک گھنٹہ کے کرایہ کے پیسے ہیں وہ ہمیں صرف اتنی دور لے جائے کہ ہم اس وقت کے اندر اندر ہوا خوری کر کے گھر واپس پہنچ جائیں چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور آپ تفریح کے طور پر چند میل پھر کر واپس تشریف لے آئے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 335)

یہ آخری سرمایہ تھا جو آپ نے وصال سے پہلے خرچ کر لیا۔ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا نے اپنے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

''بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔''

(الفضل 19/ جنوری 1962ء صفحہ 15)

آخری نماز۔ فجر کی نماز

26/ مئی کی صبح آپ کو صرف ایک فکر تھا۔ فکر تھا تو نماز کا۔ رات بھر طبیعت خراب رہی۔ جب ذرا روشنی ہوگئی تو حضور علیہ السلام نے پوچھا

''کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟''

عرض کیا گیا ''ہاں حضور! ہوگیا ہے۔''

اس پر آپؑ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کیا اور لیٹے لیٹے نماز شروع کر دی اسی حالت میں تھے کہ غشی سی طاری ہوگئی اور نماز کو پورا نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد آپ علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا کہ ''صبح کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟'' عرض کیا گیا ''حضور! ہوگیا ہے'' آپ علیہ السلام نے پھر نیت باندھی مگر۔۔۔ نماز پوری نہ کر سکے۔ اس وقت آپ علیہ السلام کی حالت سخت کرب اور گھبراہٹ کی تھی۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 9)

آخری الفاظ

حضرت اقدس کے لبوں پہ ''اللہ میرے پیارے اللہ'' کے الفاظ جاری تھے۔

ضعف لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا... قریباً ساڑھے دس بجے دو ایک دفعہ لمبے سانس آئے، روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور خدا کا برگزیدہ، قرآن کا فدائی، اسلام کا شیدائی، محمد مصطفیٰ ﷺ کا عاشق اور دینِ محمدی کا فتح نصیب جرنیل جس نے اپنی پوری عمر علمی اور قلمی جہاد کی قیادت میں بسر کی تھی، اپنے اہل بیت اور اپنے عشاق کو سوگوار اور افسردہ چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا کے دربار میں حاضر ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

وفات کے وقت حضور علیہ السلام کی عمر سوا تہتر سال کے قریب تھی۔ دن منگل کا اور شمسی تاریخ 26/ مئی 1908ء جو (ڈاکٹر محمد شہید اللہ صاحب پروفیسر راجشاہی یونیورسٹی) کی جدید تحقیق کے مطابق آنحضور ﷺ کا یومِ وصال بھی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 541-542)

وفات کی خبر پر آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عشاق کی بے یقینی کے عالم میں مماثلت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں پڑھیے۔

''آپ کے ساتھ جو محبت آپ کی جماعت کو تھی اس کا حال اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ بہت تھے جو آپ کی نعش مبارک صریحاً اپنی آنکھوں کے سامنے پڑا دیکھتے تھے مگر وہ اس بات کو قبول کرنے کو تیار تھے کہ اپنے حواس کو مختلف مان لیں لیکن یہ باور کرنا نہیں گوارا تھا کہ ان کا حبیب ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا ہے... آج سے تیرہ سو سال پہلے ایک شخص جو خاتم النبیین بن کر آیا تھا، اس کی وفات پر نہایت سچے دل سے ایک شاعر نے یہ صداقت بھرا شعر کہا تھا کہ

كنت السواد لناظری فعمی علی الناظر
من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

ترجمہ: تو تو میری آنکھ کی پتلی تھا تیری موت سے میری آنکھ اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو کوئی بھی مرتا رہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں کیونکہ ہم تو تیری ہی موت سے ڈر رہے تھے۔

آج تیرہ سو سال بعد اس نبی ﷺ کے ایک غلام کی وفات پر پھر وہی نظارہ چشمِ فلک نے دیکھا کہ جنہوں نے اسے پہچان لیا تھا ان کا یہ حال تھا کہ دنیا ان کی نظروں میں حقیر ہوگئی تھی اور ان کی تمام تر خوشی اگلے جہان میں چلی گئی تھی... خواہ صدی بھی گزر جائے مگر وہ دن ان کو کبھی نہیں بھول سکتے جبکہ خدا تعالیٰ کا پیارا رسول ان کے درمیان چلتا پھرتا تھا۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ صفحہ 58-59)

اپنے آقا و مطاع ﷺ کے نقوش قدم سے غیر معمولی مشابہت کو سچائی کے نشان کے طور پر پیش کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میری سچائی کے نشانات میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور پیروی کی توفیق دی ہے۔ میں نے آثار نبویہ میں سے کوئی اثر نہیں دیکھا مگر میں نے اس کی پیروی کی ہے اور مشکلات کے ہر پہاڑ کو سر کیا ہے اور میرے ربّ نے مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دیا ہے جن پر اس نے اپنے انعامات کئے ہیں۔''

(ترجمہ: آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 483)

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ سیرت المہدی میں ایک اور مماثلت تحریر فرماتے ہیں:

''حدیث شریف میں آتا ہے کہ مرض موت میں آنحضرت ﷺ کو بھی سخت کرب تھا اور نہایت درجہ بے چینی اور گھبراہٹ اور تکلیف کی حالت تھی اور ہم نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی بوقت وفات قریباً ایسا ہی حال تھا۔ یہ بات ناواقف لوگوں کے لئے موجبِ تعجب ہوگی کیونکہ دوسری طرف وہ یہ سنتے اور دیکھتے ہیں کہ صوفیا اور اولیاء کی وفات نہایت اطمینان اور سکون کی حالت میں ہوتی ہے۔ سو دراصل بات یہ ہے کہ نبی جب فوت ہونے لگتا ہے تو اپنی امت کے متعلق اپنی تمام ذمہ داریاں اس کے سامنے ہوتی ہیں اور ان کے مستقبل کا فکر مزید برآں اس کے دامن گیر ہوتا ہے۔ تمام دنیا سے بڑھ کر اس بات کو نبی جانتا اور سمجھتا ہے کہ موت ایک دروازہ ہے جس سے گزر کر انسان نے خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ پس موت کی آمد جہاں اس لحاظ سے اس کو مسرور کرتی ہے کہ وصالِ محبوب کا وقت قریب آن پہنچا ہے وہاں اس کی عظیم الشان ذمہ داریوں کا احساس اور اپنی امت کے متعلق آئندہ کا فکر اسے غیر معمولی کرب میں مبتلا کر دیتے ہیں مگر صوفیا اور اولیاء ان فکروں سے آزاد ہوتے ہیں۔ ان پر صرف ان کے نفس کا بار ہوتا ہے مگر نبیوں پر ہزاروں لاکھوں کروڑوں انسانوں کا بار۔ پس فرق ظاہر ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 11-12)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (غیر مبائع) اپنی مشہور تصنیف مجدد اعظم جلد دوم میں لکھتے ہیں: ''گرمی کا موسم تھا۔ حضرت اقدس بمع بیوی صاحبہ کے عموماً شام کو فٹن یا بند گاڑی میں بیٹھ کر سیر کو جایا کرتے تھے۔ 25/ مئی 1908ء کی شام کو بھی تشریف لے گئے مگر چہرہ اداس تھا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضور آج اداس نظر آتے ہیں۔ فرمانے لگے ''ہاں میری حالت اُس ماں کی طرح ہے جس کا بچہ ابھی چھوٹا ہو اور اپنے تئیں سنبھال نہ سکتا ہو اور وہ اُسے چھوڑ کر رخصت ہو رہی ہو۔''

(الفضل 26/ مئی 2020ء)

اے خدا بر تربتِ او آبرِ رحمت ہا ببار
داخلش کُن از کمالِ فضل در بیت النعیم

مرتبہ: ظہیر احمد خان۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

بنیادی مسائل کے جوابات

نمبر 45

سوال: یوکے سے ایک خاتون نے بچوں کو Adopt کرنے نیزان بچوں اوران کے دیگرعزیز واقارب کے حقوق وفرائض کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی ہے۔جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 26/ستمبر 2021ء میں اس کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلامی تعلیمات کی رو سے بچوں کو Adopt کرنے کی اجازت تو ہے لیکن اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر یہ حکم بھی دیا ہے کہ ایسے بچوں کو ان کے حقیقی والدین ہی کے ناموں کے ساتھ یاد کیا جائے۔(سورۃ الاحزاب:5)اس لئے ایسے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی ان کے Adopt کئے جانے کے بارہ میں اور ان کے حقیقی والدین کے متعلق بتا دینا چاہئے۔ یہی صحیح اسلامی تعلیم ہے۔

جہاں تک ایسے بچوں کے وراثت وغیرہ میں شرعی حق کا تعلق ہے تو وہ ان کے حقیقی والدین کے ساتھ ہی قائم رہتا ہے۔یعنی ان بچوں کے حقیقی والدین ان بچوں کے اور یہ بچے اپنے حقیقی والدین کے شرعی وارث ہوتے ہیں۔ Adoption کی وجہ سے ان بچوں اور ان کے حقیقی والدین کے باہمی وراثتی شرعی حقوق پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ ایسے بچوں کو Adopt کرنے اور ان کی پرورش کرنے والے والدین بھی اگر کچھ ان بچوں کو دینا چاہیں تو اپنی زندگی میں ہبہ کے ذریعہ اور زندگی کے بعد وصیت کی صورت میں انہیں دے سکتے ہیں۔لیکن وصیت انسان اپنے کل ترکہ کے زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ تک ہی کرسکتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الوصایا باب أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ)

سوال: قادیان سے ایک دوست نے Milk Bank جہاں سے یتیم بچوں کیلئے ماں کا دودھ مہیا کیا جاتا ہے کا ذکر کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا ہے کہ اس طرح تو وہاں کا دودھ پینے والے بچے آپس میں رضاعی بہن بھائی بن جاتے ہوں گے لیکن یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ کون کس کا رضاعی بھائی یا بہن ہے۔کیا اسلام میں اس طرح کے Milk Bank قائم کرنے کی اجازت ہے؟حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 12ء اکتوبر 2021ء میں اس سوال کے بارہ میں درج ذیل راہنمائی فرمائی۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: اسلامی تعلیم کے مطابق ایک ماں کا دودھ پینے والے بچوں کا باہم رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ایسے بچوں اور بچیوں کی آپس میں شادی نہیں ہوسکتی جنہوں نے ایک ماں کا دودھ پیا ہو۔ لہٰذا اگر کسی جگہ ضرورت کے تحت یتیم بچوں کو ماں کے دودھ کی سہولت مہیا کی جائے تو اس کا انتظام کرنے والے ادارہ یا حکومت کو بہت زیادہ احتیاط کرنی پڑے گی اور اُس کیلئے لازمی ہو گا کہ وہ اس چیز کا بھی ریکارڈ رکھے کہ کس بچہ کو کس عورت کا دودھ پلایا گیا ہے۔ جو بظاہر ناممکن ہو گا۔

لہٰذا میرے نزدیک تو شریعت اسلامی کی رو سے اس طرح کے Milk Bank کا اجراء درست نہیں کیونکہ اس سے کئی قسم کے ابہام اور مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور ویسے بھی اس زمانہ میں اس طرز کے Milk Bank کی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ مارکیٹ میں بیسیوں قسم کے Formula Milk دستیاب ہیں۔ اگر کسی ادارہ یا حکومت کو یتیم بچوں کی پرورش کا اتنا ہی احساس ہے تو وہ ایسے بچوں کیلئے اس Formula Milk کی سہولت مہیا کر سکتے ہیں۔

بہرحال میں اس بارہ میں مزید تحقیق کروا رہا ہوں لیکن فی الحال تو میرا یہی نظریہ ہے کہ آپ کے خط میں بیان Milk Bank کے اجراء کا طریق اسلامی تعلیم کے مطابق درست نہیں ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے اس مسئلہ پر دارالافتاء ربوہ کے ذریعہ تحقیق کروا کر اپنے مکتوب مؤرخہ 17/اگست 2022ء میں سوال کرنے والے دوست کو مزید درج ذیل ہدایت سے بھی نوازا۔حضور انور نے فرمایا:

میں نے اس معاملہ پر دارالافتاء ربوہ کے ذریعہ تحقیق کروائی ہے۔اس تحقیق کے مطابق اسلامی تعلیمات کی رو سے عورتوں کے دودھ کا Milk Bank قائم کرنا اور اس کے ذریعہ بچوں کو دودھ مہیا کرنا درست نہیں، کیونکہ اسلام نے رضاعت کی بناء پر قائم ہونے والے رشتوں کا اس حد تک تقدس قائم فرمایا ہے کہ ان رشتوں کی آپس میں شادی کی اُسی طرح ممانعت فرمائی، جس طرح نسب کی بناء پر محرم رشتوں کی باہم شادی کی ممانعت فرمائی ہے۔جبکہ اس قسم کے Milk Bank سے ملنے والے دودھ کے بارہ میں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ ایک دودھ کے پیکٹ میں کتنی اور کن کن عورتوں کا دودھ ہے اور اگر ان عورتوں کی اس پیکٹ پر تفصیل درج بھی کر دی جائے، تو اس دودھ کو پینے والے بچوں کے بے شمار رضائی بہن بھائی بن جائیں گے، جن کا حساب رکھنا اور ان سے شادی کے معاملہ میں احتیاط برتنا بظاہر ناممکن ہو جائے گا۔

لہٰذا اگر کسی بچہ کو ماں کے دودھ کی ضرورت ہو تو اس کیلئے جس طرح اسلام نے رضاعی ماں کے طریق کو جاری فرمایا ہے، اسی طریق کو اختیار کرنا چاہئے۔لیکن اگر کسی جگہ اس کی سہولت موجود نہ ہو تو پھر عورتوں کے دودھ کے Milk Bank سے ملنے والے دودھ کے استعمال کا تکلف کر کے رشتوں کو مشتبہ بنانے کی بجائے عام گائے، بھینس یا مصنوعی دودھ کے پیکٹوں کے دودھ کو استعمال کرنا چاہئے۔ تا کہ اسلام نے جن رشتوں کے تقدس کو قائم فرمایا ہے اس کی پوری طرح پابندی ہو سکے۔

سوال: یوکے سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ ہم عشاء کی نماز میں وتر کی آخری رکعت الگ پڑھتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ نیز یہ کہ جب ہم Holidays پر جاتے ہیں اور اپارٹمنٹ بک کرتے ہیں تو کیا ہم وہاں کے Frying pans وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 12/ اکتوبر 2021ء میں اس مسئلہ کے بارہ میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: علمائے حدیث وفقہ نے وتر پڑھنے کے کئی طریق بیان کئے ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے مؤقف کے حق میں مختلف دلائل بھی دیئے ہیں۔ان میں زیادہ معروف دو طریق ہیں ایک یہ کہ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور پھر تیسری رکعت الگ پڑھی جائے اور دوسرا طریق یہ ہے کہ تینوں رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ اکٹھی پڑھی جائیں اور درمیان میں دو رکعات کے بعد تشہد بیٹھا جائے۔ چنانچہ ایک شخص کے سوال پر کہ وتر کس طرح پڑھنے چاہئیں ؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’خواہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو۔خواہ تینوں ایک ہی سلام سے درمیان میں التحیات بیٹھ کر پڑھ لو۔‘‘

(الحکم نمبر 13، جلد 7 مؤرخہ 10/ اپریل 1903ء صفحہ 14)

احادیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ عموماً وتروں کی تین رکعات کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَتْرِ وَالشَّفْعِ بِتَسْلِيمَةٍ وَيُسْمِعُنَاهَا

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن خطابؓ حدیث نمبر 5204)

یعنی رسول اللہ ﷺ وتر اور اس کے قبل کی دو رکعتوں کے درمیان

سلام کے ساتھ فاصلہ کرلیا کرتے تھے اور یہ سلام ہمیں سنایا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْحُجْرَةِ وَأَنَا فِي الْبَيْتِ فَيَفْصِلُ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ بِتَسْلِيمٍ يُسْمِعُنَاهُ

(مسند احمد بن حنبل،حدیث السَّيِّدَةِ عَائِشَةَؓ حدیث نمبر 89332)

یعنی رسول اللہ ﷺ حجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور میں گھر میں ہوتی، آپ وتر اور پہلی دو رکعتوں میں سلام کے ساتھ فاصلہ کرتے تھے اور اپنا سلام ہمیں سناتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وتر پڑھنے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضرت صاحب وتر دو پڑھ کر سلام پھیرتے تھے یا تین پڑھ کر؟ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

’’عموماً دو پڑھ کر۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب نے کہا۔ جس قدر واقف لوگوں سے اور روایتیں سُنی ہیں۔ ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دو پڑھ کر سلام پھیرتے تھے پھر ایک پڑھتے۔‘‘

(الفضل قادیان دارالامان نمبر 97 جلد 9 مؤرخہ 12/ جون 1922ء صفحہ 7)

پس اگرچہ فقہاء نے تینوں وتر اکٹھے ایک ہی سلام کے ساتھ درمیان میں تشہد بیٹھ کر پڑھنے کے طریق کو بھی درست اور مسنون قرار دیا ہے لیکن ہمارے آقا و مطاع آنحضور ﷺ اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمومی سنت یہی تھی کہ آپ وتر کی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر پھر تیسری رکعت الگ پڑھا کرتے تھے۔

باقی جہاں تک Holidays کے دوران کرایہ کے اپارٹمنٹ کے برتنوں کے استعمال کا تعلق ہے تو ان برتنوں کو اچھی طرح دھو کر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

سوال: کویت سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ ہم مسلمانوں پر شادی کرنا کیوں فرض ہے اور اگر کوئی بہت نیک ہو لیکن شادی نہ کرے تو کیا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 15/ اکتوبر 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: مسلمانوں کیلئے شادی کرنا اسلام کے بنیادی احکامات میں سے ایک حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اس کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء:4) یعنی عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اسی طرح شادی کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو میری سنت پر عمل کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ

(سنن ابن ماجه كتاب النكاح بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح میری سنت ہے۔ پس جو میری سنت پر عمل نہ کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نکاح کیا کرو اس لئے کہ تمہاری کثرت پر میں امتوں کے سامنے فخر کروں گا اور جس میں استطاعت ہو تو وہ نکاح کرے اور جس میں استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ اس کی شہوت کو توڑ دے گا۔

پس اگر اچھا رشتہ مل رہا ہو اور کفو بھی ہو تو شادی ضرور کرنی چاہئے۔ لیکن یہ نہیں کہ کسی بھی کافر اور ملحد کے ساتھ شادی کر لی جائے بلکہ اس معاملہ بھی اسلامی تعلیمات اور انتظامی ہدایات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

سوال: مصر سے ایک ڈاکٹر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ بینک کی مینجمنٹ میں بطور انجنیئر یا بینک کی ملکیتی کسی انجنیئر نگ کمپنی میں ملازمت کرنا جائز ہے؟ کیونکہ اس سے سود اور شراب کے کام پر تعاون ہوتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مؤرخہ 18/ اکتوبر 2021ء میں اس مسئلہ کے بارہ میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: موجود زمانہ میں بینکنگ سسٹم تقریباً ہر دنیاوی کاروبار کا لازمی جزو ہے اور دنیا کے اکثر بینکوں کے نظام میں کسی نہ کسی طرح سود کا عنصر موجود ہوتا ہے، جو ان کاروباروں کا بھی حصہ بنتا ہے۔ لہٰذا اس بات کو سمجھنے کیلئے اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسب ذیل ارشاد بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

اب اس ملک میں اکثر مسائل زیروزبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

(البدر نمبر 41 و 42 جلد 3 مؤرخہ یکم و 8/ نومبر 1904ء صفحہ 8)

پس ایسے حالات میں اگر انسان بہت زیادہ وہم میں پڑا رہے تو اس کا زندگی گزارنا ہی دوبھر ہو جائے گا۔ کیونکہ عام زندگی میں جو لباس ہم پہنتے ہیں، ان کپڑوں کا کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں بھی کہیں نہ کہیں سودی پیسہ لگا ہو گا۔ جو بریڈ ہم کھاتے ہیں، اس کے کاروبار میں بھی کہیں نہ کہیں سودی پیسہ کی آمیزش ہو گی۔ اگر انسان ان تمام دنیاوی ضرورتوں کو چھوڑ چھاڑ کر اپنے گھر میں ہی بیٹھنا چاہے جو بظاہر ناممکن ہے پھر بھی وہ مکان جس اینٹ، ریت اور سیمنٹ سے بنا ہے، ان چیزوں کو بنانے والی کمپنیوں کے کاروبار میں بھی کہیں نہ کہیں سودی کاروبار یا سود کے پیسہ کی ملونی ہو گی۔

پس بہت زیادہ مین میکھ نکال کر اور وہم میں پڑ کر اپنے لئے بلاوجہ مشکلات پیدا نہیں کرنی چاہئیں۔ حدیث میں بھی آتا ہے، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ

(صحیح بخاری کتاب البیوع بَاب مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ)

یعنی کچھ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ایک جماعت ہمارے پاس گوشت لے کر آتی ہے، ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (اسے ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام لیا ہوتا ہے یا نہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس گوشت پر اللہ کا نام (بسم اللہ) پڑھ لیا کرو اور اسے کھالیا کرو۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کیا ہندوؤں کے ہاتھ کا کھانا درست ہے؟ فرمایا: ’’شریعت نے اس کو مباح رکھا ہے۔ ایسی پابندیوں پر شریعت نے زور نہیں دیا بلکہ شریعت نے تو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا پر زور دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ آرمینیوں کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں کھالیتے تھے اور بغیر اس کے گذارہ بھی تو نہیں ہوتا۔‘‘

(الحکم نمبر 19 جلد 8 مؤرخہ 10/ جون 1904ء صفحہ 3)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدمبارک میں ایک دوست جو محکمہ آبکاری میں نائب تحصیلدار تھے۔ انہوں نے حضور سے بذریعہ خط دریافت کیا کہ کیا اس قسم کی نوکری ہمارے واسطے جائز ہے؟ حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا:

’’اس وقت ہندوستان میں ایسے تمام امور حالت اضطرار میں داخل ہیں۔ تحصیلدار یا نائب تحصیلدار نہ شراب بناتا ہے نہ بیچتا ہے نہ پیتا ہے۔ صرف اس کی انتظامی نگرانی ہے اور بلحاظ سرکاری ملازمت کے اس کا فرض ہے۔ ملک کی سلطنت اور حالات موجودہ کے لحاظ سے اضطراراً یہ امر جائز ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ انسان کے واسطے اس سے بھی بہتر سامان پیدا کرے۔ گورنمنٹ کے ماتحت ایسی ملازمتیں بھی ہو سکتی ہیں جن کا ایسی باتوں سے تعلق نہ ہو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔‘‘

(اخبار بدر نمبر 39 جلد 6، مؤرخہ 26/ ستمبر 1907ء صفحہ 6)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بینک کی ملازمت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’جس ملازمت میں سود لینے یا اس کی تحریک کرنے کا کام کرنا پڑتا ہو وہ میرے نزدیک جائز نہیں۔ ہاں ایسے بینک کے حساب وکتاب کی ملازمت جائز ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 95 جلد 3 مؤرخہ 7/ مارچ 1916ء صفحہ 9)

پھر ایک اور موقعہ پر فرمایا: ’’جس ملازمت میں سود کی تحریک کرنی پڑے وہ ناجائز ہے۔ کلرکی اور حساب رکھنا بہ تسلسل ملازمت جائز ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 113 جلد 3 مؤرخہ 13/ مئی 1916ء صفحہ 8)

پس انسان کو وہموں اور شک و شبہ میں مبتلا ہوئے بغیر تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے معاملات اور دنیاوی امور کو بجالانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جہاں براہ راست کسی ممنوع کام میں پڑنے کا امکان ہو یا کسی چیز کی حرمت واضح طور پر نظر آتی ہو اس سے بہرصورت اجتناب کرنا چاہئے۔ لیکن بہت زیادہ وہموں میں پڑ کر جائز اشیاء کے استعمال سے بلاوجہ کنارہ کشی اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ:

’’کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور یا پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلاّں بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفے کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔‘‘

(الفرقان، خلافت نمبر۔ مئی - جون 1967ء صفحہ 28)

سید سعید الحسن شاہ۔ نمائندہ الفضل آن لائن سیرالیون

استاد عیسیٰ جوف مرحوم

خاکسار نے حضور انور کی شفقت کی وجہ سے گیمبیا میں کم و بیش سترہ سال بطور مبلغ انچارج گزارے اس دوران تمام سنٹرل اور لوکل مبلغین کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ گیمبیا کی یہ یادیں خاکسار کی زندگی کا خوبصورت حصہ ہیں۔جن مبلغین کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملاان میں سے ایک ہمارے لوکل مبلغ مکرم عیسیٰ جوف صاحب تھے جو مؤرخہ 12/ دسمبر 2022ء کو اسٹھ سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں کچھ دن بیمار رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

ان کی تدفین 13/ دسمبر کو اولڈ جوشوانگ بانجل میں ہوئی۔ نماز جنازہ میں سارے ملک سے آئے احمدیوں نے شرکت کی مکرم عیسیٰ جوف صاحب میں کئی خوبیاں تھیں ان میں سے کچھ کا ذکر کرتا ہوں۔

مکرم استاد عیسیٰ جوف صاحب گیمبیا میں معلم تھے اور ایریا مشنری کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ پہلے ایریا مشنری بارہ تھے۔ مکرم عیسیٰ جوف صاحب کی پیدائش امبور نامی شہر میں ہوئی جو سینیگال میں واقع ہے۔ یہ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جوانی میں گیمبیا آگئے اور ناصر احمدیہ سینئر سیکنڈری اسکول میں خدمات بجالا رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے احمدیت قبول کی اور پھر اخلاص و وفا میں قدم آگے بڑھاتے چلے گئے۔ اس دوران کئی مربیان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور اس وجہ سے نظام جماعت اور تربیتی امور سے کافی واقفیت رکھتے تھے۔ استاد عیسیٰ جوف ناصر احمدیہ سینئر سیکنڈری اسکول بصے میں جو دارالحکومت بانجل سے کم و بیش ساڑھے چار سو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے میں فرنچ ٹیچر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ جب 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے زیر ارشاد تمام سنٹرل سٹاف نے گیمبیا چھوڑ دیا تو انہیں ناصر احمدیہ سینئر سیکنڈری اسکول کا پرنسپل بنا دیا گیا۔ اس حیثیت میں انہیں نمایاں خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد ان کو ایریا مشنری بارہ ایریا بنا دیا گیا جس کو لمبا عرصہ ادا کرتے رہے اور کم و بیش بیس اکیس سال نبھایا جس کے بعد ایریا مشنری بصے بنا دیا گیا اور تادم واپسیں وہیں تعینات تھے۔

استاد عیسیٰ جوف ایک کامیاب مبلغ تھے جن کے ذریعے کئی پیاسی روحیں احمدیت کی آغوش میں آئیں۔ خاکسار نے بطور مبلغ انچارج ان کے ساتھ کم و بیش سترہ سال کا زمانہ گزارا۔نہایت وفاشعار محنتی اور اطاعت گزار تھے۔ جب بھی کوئی کام ان کے سپرد کیا گیا اسے فوراً بجالائے۔ خاکسار کو دعوت الی اللہ کے لئے ان کے ساتھ دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں جانے کی توفیق ملی۔ ہر موقعہ پر ثابت قدمی دکھائی اور بیعتیں بھی حاصل کیں۔ اکثر دفعہ پورا دن کھانے کو کچھ نہ ملتا لیکن کبھی شکوہ زبان پر نہ لاتے اور ہشاش بشاش تبلیغ کرتے رہتے۔ اسی طرح جماعتوں کے تربیتی دورے بھی اکٹھے کیے۔ تربیتی امور کو نہایت احسن رنگ میں بیان کرتے۔ چونکہ طبیعت میں حس مزاح تھی اور دوستی، ملنساری اور مہمان نوازی کا وصف بڑا نمایاں تھا اس لئے محفل کی جان ہوتے اور جماعت کے تربیتی امور اچھے رنگ میں انجام دیتے۔ اسی وجہ سے ان کا حلقہ احباب کافی وسیع تھا۔ غیر احمدیوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے۔ اس لئے اکثر علاقے کے چیفس امام ان کی بہت عزت کرتے اور اگر کوئی علاقے میں احمدیت کی مخالفت یا شرارت کرنا چاہتا تو بعض دفعہ یہ شریف الطبع لوگ ڈٹ جاتے اور مخالفین کو منہ کی کھانی پڑتی۔

عیسیٰ جوف صاحب کی ایک اور خوبی ان کا صاحب علم ہونا تھا اگرچہ وہ کسی جامعہ کے پڑھے ہوئے نہیں تھے لیکن صاحب علم تھے اور ان کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اور جماعتی لٹریچر پر عبور حاصل تھا۔ اس لئے معلمین کے لئے منعقدہ نیشنل ریفریشر کورسز کے سلسلہ میں خاکسار ان کو نصاب بنانے اور کلام پڑھانے کے لئے مقرر کرتا اور وہ بخوبی اپنی ڈیوٹی نبھاتے۔ اسی طرح ریفریشر کورسز کے دوران معلمین کے لئے سوال و جواب سیشن کے دوران جواب دینے والے پینل کا حصہ ہوتے۔ ایک دفعہ مکرم امیر صاحب کو ملکی سطح پر تجرباتی طور پر حفظ القرآن کلاس شروع کرنے کا خیال آیا تو مکرم عیسیٰ جوف صاحب کو یہ ذمہ داری دی گئی اور ان کی زیر نگرانی کچھ سال تک یہ پراجیکٹ چلتا رہا۔

جلسہ سالانہ گیمبیا کے دوران کئی دفعہ انہیں تقاریر کرنے کے مواقع نصیب ہوئے۔ اسی طرح جماعتی رسائل میں ان کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ عاجزی کا یہ عالم تھا بعض لوگ ان سے مضامین لکھوا کر اپنے نام سے شائع کرا لیتے لیکن یہ خاموش رہتے۔

عاجزی و انکساری ان کا خاص وصف تھا معلمین کے ریفریشر کورسز کے دوران خاکسار سینئر مشنریز کے ٹھہرانے کا علیحدہ انتظام کرتا۔ لیکن یہ اپنے ساتھ آئے ہوئے معلمین کے ساتھ اسکول کے برآمدہ میں رات گزارتے اور جب بھی خاکسار پوچھتا کہ کسی خاص چیز کی آپ صائب الرائے تھے اس لئے اہم فیصلوں میں ہمیشہ شامل کیا جاتا اور اکثر ان کی رائے بہت درست ہوتی۔

خلافت سے محبت ان کا نمایاں وصف تھا خلافت سے وابستگی اور اطاعت بہت زیادہ تھی۔حضور ایدہ اللہ کے خطبات سننے کا اہتمام کرتے۔ مکرم عیسیٰ جوف صاحب تہجد گزار اور دعا گو تھے اور انہیں کثرت سے سچی خوابیں آتی تھیں۔ جب بھی کوئی دعا کے لئے کہتا تو اسے مشورہ دیتے کہ پہلے خلیفۂ وقت کو دعا کا خط لکھو موجودہ حکومت سے پہلے ایک ڈکٹیٹر کی حکومت تھی جو احمدیت کی ترقی میں روڑے اٹکاتا تھا اور ان کو ایذا دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا۔ ایک دفعہ مکرم عیسیٰ جوف صاحب نے ایک خواب دیکھا جب کہ وہ ریفریشر کورس کے سلسلے میں خاکسار کے ساتھ ہی مانسا کونکو ٹھہرے ہوئے تھے اور صبح خاکسار کو سنایا جس میں واضح طور پر اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اس ڈکٹیٹر کو ذلیل و رسوا کر کے گیمبیا سے نکالے گا۔ الحمدللہ بعد میں آنے والے حالات و واقعات اسی خواب کے مطابق تھے اور یوں اللہ تعالیٰ نے جماعت سے ایک بہت بری بلا کو ٹال دیا (یاد رہے کہ سابق حکمران فوجی بغاوت کے نتیجے میں اقتدار میں آئے اور بائیس سال تک بزور بازو حکومت کی۔ انہیں کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے گیمبیا میں ڈکٹیٹر یحیٰ جامع اور ملاؤں بالخصوص سٹیٹ ہاؤس کے ملاں کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔)

مکرم عیسیٰ جوف صاحب کا ایک وصف مضبوط قوت ارادی تھی بچپن میں سگریٹ پینے کی عادت ہوگئی تھی اور اسے چھوڑنا بڑا مشکل تھا۔ لیکن اپنی قوت ارادی کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا اور پھر ساری زندگی کبھی سگریٹ

کو ہاتھ نہیں لگایا۔ احمدیت سے محبت کا یہ عالم تھا کہ بچیوں کے تمام رشتے مخلص احمدیوں میں کئے۔ ان کے ایک داماد سیرالیون کے امیر مکرم موسیٰ میوہ صاحب ہیں۔ ایک داماد مکرم ابراہیم نیابلی جرمنی میں ہیں اور جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر اہل افریقہ کے خوبصورت ترانہ لاالہ الا اللہ پڑھنے والے گروپ کی قیادت کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ ایک داماد نائیجیریا کی نیشنل عاملہ خدام الاحمدیہ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ مکرم عیسیٰ جوف صاحب کی بچیاں جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے مواقع پر تقاریر کا وولف زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت پاتی رہیں ہیں۔

پیارے حضور دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جماعت کو ایسے سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

بقیہ: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ...... از صفحہ 8

جذب کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں فرق نہیں کرتا۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اس کا یہ سلوک صرف انبیا کے لئے ہی ہے، بلکہ اس کی قدرت اس کی رحمت تمام انسانوں کے لئے یکساں ہے۔ ایک کمزور، بیمار اور مفلس انسان کے لئے بھی وہ قدرت اسی طرح دکھلاتا ہے۔ جیسے انبیا کے لئے۔

جب ہم اپنے ارد گرد نظر دوڑاتے ہیں۔ یہ زمین، آسمان، چاند ستارے، سورج، اونچی نیچی وادیاں، سرسبز میدان، بلند و بالا پہاڑ، حسین و نازک خوبصورت پرندے جو نیلے گگن کی بلندیوں پر اونچی اُڑان بھرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب اسی نے بنائے ہیں جو ہر امر پر مکمل طور پر قدرت رکھتا ہے۔ اسی نے انہیں پر دیئے، اڑنے کی طاقت دی۔ اسی نے دریاؤں کو پانی بخشا پھر سمندر میں انہیں اکٹھا کیا۔ پہاڑوں اور سمندروں سے زندگی کو قائم رکھنے کا مکمل نظام بنایا۔ جو اس کی نگرانی میں جاری و ساری ہے۔ وہی انسانوں کو، چرند پرند کو، سب کو رزق پہنچا رہا ہے۔ آسمان کو وسعت دینے والا اور کہکشاؤں کا مالک آج بھی سب کچھ کرنے پر قادر ہے کوئی امر اس کے لئے ناممکن نہیں۔ جس کا ایمان خدا تعالیٰ پر پختہ اور غیر متزلزل ہو اسے ذات باری تعالیٰ پر توکل ہو نہ تو مایوسی اس کے قریب آسکتی ہے اور نہ ہی وہ ناکام و نامراد رہ سکتا ہے۔

طاہرہ زرتشت ناز۔ ناروے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ

(الملک:2)

ترجمہ: بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضۂ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ کے قادر و قدیر و مقتدر ہونے کا ذکر ہے قرآن کریم میں مختلف مضامین کے آخر میں بار بار دہرائی گئی ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(الاحقاف:34)

ترجمہ: کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کی تخلیق سے تھکا نہیں، اس بات پر قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں! یقیناً وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(آل عمران: 190)

ترجمہ: اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور اللہ جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے اس کی ایک صفت ''قدیر'' بھی ہے یعنی اللہ یقیناً ہر چیز پر دائمی قدرت رکھتا ہے۔ ہماری ہر طرح کی ضروریات پوری کرنے کی مکمل قدرت رکھتا ہے۔ اس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے۔ کوئی کام چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، ناممکن کیوں نہ ہو وہ اسے کرنے پر قادر ہے۔ اس کی قدرت کاملہ پر یقین رکھتے ہوئے جب ہم اس سے دعائیں کریں گے تو لازماً قبول ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی دعا کرو میں قبول کروں گا۔

شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا اس کے قادر و مقتدر ہونے پر یقین کامل بھی رکھتا ہو۔ اور نیک عمل بجا لاتا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبولیت دعا کے ساتھ صفاتِ الٰہیہ کا گہرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا کہ اللہ کے پاک نام اور خوبصورت صفات ہیں ان کو یاد کر کے خدا کو پکارو اور اس سے دعا مانگا کرو۔ وہ مولیٰ جو ہمارا خالق ہے وہ بے حد قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کی ایک صفت القادر بھی ہے ''یعنی قدرت والا۔''

(ابن ماجہ، از خزینۃ الدعا صفحہ 135)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی خدا تعالیٰ وہ قادر ہستی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 21)

سورۃ النحل آیت 78 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''کہ ہم غیب ہی نہیں جانتے بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی بھی پوری طاقت رکھتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر جلد سوم و چہارم صفحہ 207)

خدا تعالیٰ کی صفت قدیر پر مکمل ایمان اور یقین استجابت دعا کے لئے نہایت ضروری ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم متصرف قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 522)

ہم اللہ تعالیٰ کو ہر بات پر قادر سمجھتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 604)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ ہمارے ایک مخلص دوست عبد الرحمٰن تاجر مدراس کے لئے جب دعا کی گئی تو الہام ہوا کہ:

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

چنانچہ چند ہفتہ کے بعد ہی خدا تعالیٰ نے ان کو اس پیش آمدہ غم سے رہائی بخشی۔''

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233)

اس آیت کریمہ کے یہی معنیٰ ہیں جو الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتائے گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے۔ کوئی کام بھی اس کے لئے مشکل یا ناممکن نہیں ہے اگر انسان کو اس کی قدرت پر، اس کی طاقت، پر مکمل یقین ہو تو وہ کبھی مایوس ہو ہی نہیں سکتا۔

اسی لئے جو اقوام ہستی باری تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتیں۔ اس کے قادر ہونے پر یقین نہیں رکھتیں ان میں خودکشی کا رجحان، ایمان رکھنے والوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے کہ مایوسی انہیں گھیر لیتی ہے۔ جبکہ مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ اس کے مکمل یقین وایقان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جو اس کے دل کو تقویت دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 6/ دسمبر 1902ء کو تحریر فرمایا:

''رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں کہ تین بھینسے آئے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ تیسرا آیا تو وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف کو پھیر لیا۔ میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا۔ مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر درج ذیل دعا القا کی گئی۔

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

ترجمہ: اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ کلمات ہیں جو پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی۔''

(تذکرہ صفحہ 442-443)

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے مختلف سورتوں میں مختلف انبیا کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ جس سے اپنے قادر و مقتدر ہونے کے ثبوت پیش کئے ہیں۔

مثال کے طور پر حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی نے نگل لیا اور وہ مچھلی کے پیٹ میں سخت تکلیف کی حالت میں تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پکارا، خدا تعالیٰ نے انہیں زندہ سلامت مچھلی کے پیٹ سے نکال لیا۔ جو کہ بظاہر انسانی عقل کے مطابق ناممکن نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ اس کے لئے یہ امر بالکل آسان ہے۔

قرآن کریم میں بہت سارے انبیا کے قصائص مذکور ہیں ان میں مثالیں دے کر اس کے ہر چیز پر مکمل قدرت رکھنے کا یقین دلایا گیا ہے۔

اگر وہ اس وقت یہ سب قدرت دکھلا سکتا تھا تو آج بھی اس میں ذرہ بھر شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ شرط یہ کہ ہم اس کے فرمانبردار بندے بن جائیں اور عبادتوں کے حق ادا کرتے ہوئے تقویٰ پر قائم ہوں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے حسد کی وجہ سے کنویں میں پھینکا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اور ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجے میں انہیں ہر ابتلا سے بحفاظت نکالا۔ ان تمام خطرناک چالوں کو ناکام کیا۔ جان کی بھی حفاظت کی اور عزت و آبرو کی بھی حفاظت کی۔

نیز اپنی خاص قدرت سے نصرت کے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ حضرت یوسف علیہ السلام فتح یاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزت وحکومت بھی بخشی۔ کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین محکم تھا۔ آپ علیہ السلام نے رو رو کر دعائیں کیں۔ اور انہوں نے مایوسی کو قریب نہیں آنے دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھی خدا کو قادر اور مقتدر سمجھ کر دعائیں کرتے رہے نہایت صبر سے کام لیا۔ انہیں اس بات کا مکمل یقین تھا کہ خدا اگر چاہے تو وہ سب کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ان کے اللہ تعالیٰ پر پختہ ایمان، یقین کامل، مسلسل دعا کی وجہ سے بھائیوں کی سب چالیں ناکام ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے بچھڑے ہوئے پیارے بیٹے کو بھی ملا دیا۔ ساری کلفتیں دور ہوگئیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر مکمل بھروسہ تھا اسی لئے تو انہوں نے بڑھاپے میں اپنے مولیٰ کو قادر و مقتدر تسلیم کرتے ہوئے درد سے پکارا۔ اور خدائے قادر نے بھی ان کی درد بھری دعاؤں کے نتیجے میں حضرت یحیٰی علیہ السلام کی بشارت دی۔ جو کہ ان کی عمر کے اس حصے میں ناممکن بات تھی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اس کے لئے کوئی امر بھی ناممکن یا مشکل نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی کامل قدرتوں کا سچے دل سے اعتراف کرتے ہوئے مکمل یقین کے ساتھ ذاتی محبت کا تعلق رکھیں اسے واحد و لاشریک خدا تسلیم کرتے ہوئے اس کے سامنے سر جھکائیں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کریں اور اس کے ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین رکھیں۔ اس صورت میں ہم اس کے فضلوں کو

بقیہ صفحہ 7 پر

محمد انیس دیالگڑھی۔ جرمنی

ہم کس کی محبت میں دوڑے چلے آئے تھے

حضور انور سے ملاقات کی نوید کیا ملی گھر پر جشن کا سماں بندھ گیا۔سفر کی تیاریاں شروع ہوگئیں۔ بڑی بیٹی عزیزہ نعیمہ کا نونہال عزیزم اویس احمد بھی نہال تھا کہ پیارے آقا سے پہلی بار ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے حضور اقدس 2019ء کے جلسہ پر تشریف لائے تھے تو وہ اس وقت اڑھائی سال کا تھا۔ اس نے اس وقت دور سے دیکھا تھا گو ہر جمعہ ایم ٹی اے پر دیدار بھی کرتا ہے۔ مگر پیارے کو سامنے دیکھنے کی تو بات ہی اور ہے۔ بہرحال سبھی خوشی خوشی تیاریوں میں مصروف تھے کہ خبر ملی کہ امریکہ دورے کے بعد حضور انور کی طبیعت ناساز ہوگئی ہے اور شاید ملاقاتیں منسوخ ہوجائیں۔ یہ سن کر دہری پریشانی ہوئی ایک تو حضور انور کی ناسازی طبع کی اور پھر ملاقات منسوخ ہونے کی۔ اب ہماری دعامیں تیزی آگئی اور پھر شرمندگی بھی ہوئی کہ صرف اپنی ملاقات کی خاطر دعامیں انہماک ہے۔ پھر خدا سے عرض کی کہ خدایا! ہم توکمزور بندے ہیں کمر پر لات پڑے توخشوع وخضوع طاری ہوتا ہے اور حلوہ چھن جانے پر رونا دھونا ہوتا ہے۔ہمیں بھی حلوہ چھن جانے کا خطرہ تھا۔ بہرحال سفر پر روانہ ہوگئے۔ فیری پر پہنچنے سے قبل نئ پریشانی کا سامنا ہوا کہ گاڑی خراب ہوگئی۔ ڈسپلے میں کسی فلٹر کے خراب ہونے کی نشاندہی تھی۔ جو میری سمجھ سے باہر تھی۔ گاڑی چل رہی تھی مگر مناسب رفتار نہیں پکڑ رہی تھی اس کے باوجود ہم منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ فیری سے اتر کر کچھ دیر کے لیے یہ نشان اوجھل ہوگیا۔خوشی کی لہر عارضی ثابت ہوئی کہ چند میل کے بعد رفتار پھر دھیمی ہوگئی اور خرابی کا نشان بھی پھر نمودار ہوگیا۔علی الصبح چار بجے بیت الفتوح پہنچے۔محترم بھائی جان نفیس صاحب انتظار میں تھے۔ ان کو گاڑی کی خرابی کا بتایا تو وہ بھی پریشان ہوئے کہ واپس کس طرح جاؤ گے۔ AA والوں کو بلایا تو انہوں نے تشخیص کی کہ EGR خراب ہے۔ ہماری بلا جانے کہ یہ کیا ہے؟ ورکشاپ گئے تو انہوں نے کہا کہ گاڑی چلتی تو رہے گی لیکن لمبا سفر مناسب نہیں کسی بھی وقت جواب دے سکتی ہے اور مرمت کے لیے تقریباً سات سو پونڈ اور دو دن درکار ہوں گے۔ بہرحال اسی گاڑی پر اسلام آباد روانہ ہوگئے۔ حضور انور کی اقتدا میں نماز جمعہ مسجد مبارک اسلام آباد میں ادا کی۔ اگلے روز مغرب وعشا کی نمازیں بھی مسجد مبارک میں ہی ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔موسم بھی غیر معمولی طور پر خوشگوار تھا۔

اسلام آباد کی تعمیر نو کے بعد پہلی بار آنا ہوا تھا جو اب نہایت ہی دیدہ زیب بستی میں تبدیل ہو چکا تھا۔سادہ مگر دلفریب گھر، خوبصورت سبزے کی بہار اور جابجا کھلتے ہوئے پھول اور پودے، جیسی تعریف سنی تھی اس سے بڑھ کر پایا۔قصر خلافت اور مسجد مبارک کی تو شان ہی الگ ہے۔ COVID سے قبل اللہ تعالیٰ نے شہر سے باہر پُر فضا جگہ پر ایسی بستی عطا کی جو بظاہر تو دنیا سے الگ تھلگ ہے مگر ساری دنیا کا روحانی مرکز ہے اور پھر اس بستی کی خاک میں ابدی نیند میں سوئی ہوئی ایسی ہستی جس کے خوابوں کی تعبیر خدا نے اس رنگ میں بھی پوری کی۔ جمعہ کی شام کو نماز مغرب کے بعد محترم حنیف محمود ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن سے بھی ملاقات ہوگئی۔ نہایت محبت سے ہاتھ پکڑ کر ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔ میں اس محبت وشفقت پر حیران تھا مگر وہ بے تکلفی سے بینچ پر بیٹھے دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ اسی بہانے کئی دوسرے احباب سے بھی ملاقات ہوگئی جو ایڈیٹر صاحب الفضل کو دیکھ کر رک گئے تھے۔ ایڈیٹر صاحب نے الفضل کی تاریخ اور اس کے دوبارہ لندن سے اجراء اور اشاعت کی تفصیل بتائی۔سُن کر اس بزرگ کا واقعہ یاد آ گیا جنہوں نے لڈو ہاتھ میں بھور بھور کر کئی منٹوں میں کھایا۔ پوچھنے پر بتایا کہ میں سوچ رہا تھا کہ اس کے پیچھے کتنے انسانوں کی کتنی محنت ہے جبکہ لوگ اس کو ایک لقمے میں ہی کھا جاتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اور ان کی ٹیم کی محنت قابل تعریف ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ یہ سن کر دل کھل اُٹھا اور حمد سے بھر گیا کہ حضور انور کی طبیعت بہتر ہے اور ملاقاتیں ہو رہی ہیں، الحمدللہ۔ اللہ رحمت کے اس شجر کو قائم دائم رکھے اور ہمیں آنکھ کے پانی سے اس کی آبیاری کی توفیق دے، آمین۔ ان دنوں خوب دعا کی توفیق ملی اور پھر آخر وہ دن آ گیا۔

ع دن گنے جاتے تھے جس دن کے لیے

تیار ہوکر ایک عجیب کیف وسرور کے عالم میں اسلام آباد پہنچے۔ انتظار کے لمحے کسی طور کٹے اور ہم خدمت اقدس میں موجود تھے۔ ڈھیروں باتیں سوچ کر جاتے ہیں مگر خداداد رعب اور دبدبہ کی وجہ سے سب بھول جاتا ہے۔شکر ہے کہ حضور انور خود ہی سب دریافت فرما لیتے ہیں اور اس طرح کچھ بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آجاتی ہیں۔ مگر پھر بھی باہر نکلتے وقت یہی احساس ہوتا ہے کہ

ع ان کہی ہی رہ گئی وہ بات سب باتوں کے بعد

گاڑی کی خرابی کا بتایا تو فرمایا کہ ''نئی گاڑی لے کے آنی تھی ناں'' عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نئی گاڑی عطا فرمائے۔ پھر فرمایا کہ اچھا آرام آرام سے جائیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ میں نے اہلیہ اور بچوں سے کہہ دیا کہ اب واپسی کی گارنٹی مل گئی ہے اور ایسا ہی ہوا۔ بلکہ واپس پہنچ کر بھی دو تین دن بعد گاڑی ورکشاپ میں دی۔ بچیوں کے رشتوں اور مستقبل کے بارہ میں بھی حضور انور نے دریافت فرمایا اور دعا بھی دی۔ زیادہ دیر اہلیہ اور بچوں سے ہی نہایت شفقت سے بات فرماتے رہے اور میں اس شفقت اور لطف وکرم کو دیکھ کر ہی باغ باغ ہوتا رہا۔

ے تیرے پیار کا جو منظر تھا
وہ الفاظ سے بالا تر تھا
پلکوں پر جو نور سحر تھا
اس سے تاریکی کو ڈر تھا

آخر پر تصویر ہوئی تو میں نے عرض کی کہ حضور ایک اور درخواست ہے فرمایا اب کیا ہے؟ عرض کیا کہ میرے نواسے عزیزم اویس احمد کے ساتھ ایک تصویر ہوجائے تو حضور کا مزید ایک احسان ہوگا۔فرمایا آجاؤ۔

عزیزم اویس کے سر پر دستِ شفقت رکھ کر تصویر بنوائی۔ جو آج میری بیٹی نعیمہ انیس اور خاکسار کے گھر کی زینت ہے۔ کیسے اتاریں گے ان احسانوں کا بدلہ۔ ہم تو تہی دست ہیں اور اس دربار میں مالا مال ہونے کے لیے ہی تو جاتے ہیں۔ لے دے کے ایک دعا ہی تو ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔ مگر اس میں بھی اس کا قدم اور اس کے احسانات اتنے ہیں کہ کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اللہ ہی ہے جو اس شفقت محبت اور احسان کی جزا عطا فرمائے۔ آمین

ے وہ شجر تھا گھنا محبت کا
اس کے سائے میں بیٹھ جانا تھا

اگلے دن سب سے ملاقات کی مبارکباد وصول کی اور پھر چند ایک رشتہ داروں سے ملے۔محترم بھائی جان کی خواہش تھی کہ ہمارے والد محترم مولانا محمد اسماعیل دیالگڑھی صاحب مرحوم کی کتاب ''خلیل احمد'' جو 1939ء میں قادیان سے شائع ہوئی تھی اس کو دوبارہ شائع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب سے ملاقات کی غرض سے ڈئیر پارک طاہر ہاؤس میں پہنچے۔مولانا قمر صاحب ہم دونوں کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے نہایت تپاک سے ملے۔ان کو دیکھ کر پرانے بزرگ یاد آگئے۔ ہم نے مدعا عرض کیا تو کہا کہ آپ ایک درخواست لکھ کر دے دیں۔ میں حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کر کے اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کی اجازت لینے کی کوشش کروں گا۔ بھائی جان نے اگلے ہی روز تحریری درخواست دے دی اور چند دنوں کے بعد ان کا خط موصول ہوا کہ حضور انور نے ازرہ شفقت اجازت عطا فرمائی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

غرض یہ سفر ہر لحاظ سے وسیلہ ظفر ثابت ہوا۔

ے کل بھی تھے اور آج بھی ہیں
ہم محتاج دعاؤں کے
اک نظر اس جانب بھی
بخشنہار خطاؤں کے

ایک احمدی کا اعزاز

مکرمہ منصورہ فرحت۔سوئٹزرلینڈ یہ اعلان بھجواتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صدر جماعت Regina اور ریجنل امیر Prairie Region کینیڈا کو میڈیکل کے شعبہ میں انتھک محنت اور خدمت کے اعتراف میں میڈل آف آنر سے نوازا گیا ہے۔ الحمدللہ

اس میڈل کا اجراء ملکہ الزبتھ دوم نے اپنی وفات سے قبل بحیثیت ملکہ کینیڈا اپنی 70 سالہ بادشاہت کی جوبلی کی مناسبت سے کیا جو کے صوبہ Saskatchewan کے اُن شہریوں کو دیا جاتا ہے جنہوں نے کینیڈا، صوبہ Saskatchewan کی کمیونٹی اور شہریوں کی نمایاں رنگ میں خدمت کا مظاہرہ کیا ہو۔

مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن، محترم فضل الرحمٰن خان مرحوم (سابق امیر جماعت) کے بڑے بیٹے ہیں۔

قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ اعزاز موصوف کے لئے اور تمام جماعت کے لئے ترقیات کا موجب بنائے اور اللہ تعالیٰ ہر موقع پر ان کا حامی وناصر ہو۔آمین

رپورٹ: شائستہ عزیز۔ مجلس لولیو، سویڈن

لجنہ لولیو سویڈن کے تحت مینا بازار کا انعقاد

الحمدللہ، مؤرخہ 5/ نومبر 2022ء کو لجنہ اماء اللہ لولیو کو ایک مینا بازار کے انعقاد کی بفضل تعالیٰ توفیق عطا ہوئی۔

لولیو سویڈن کے شمال میں ایک شہر ہے جو کہ سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل 2006ء میں ہوا۔ جون 2013ء میں مکرمی جناب رضوان احمد افضل صاحب کی لولیو میں بطور اول مبلغ سلسلہ تقرری ہوئی۔

لولیو جماعت ابتداء سے ہی مالی قربانی میں صف اول میں رہی۔ چندہ تحریک جدید میں فی کس ادائیگی میں لولیو جماعت سارے ملک سے آگے رہی اور الحمدللہ آج بھی ہے۔ اسی طرح تبلیغ کے میدان میں لائبریریز میں تبلیغی اسٹال اور فولڈرز کی تقسیم میں بھی لولیو جماعت کو نمایاں کام کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علی ذالک

اس شہر میں دسمبر 2006ء میں جب پہلی احمدی فیملی آ کر آباد ہوئی تھی تو اس وقت یہاں لجنہ کی کل تعداد صرف تین تھی گو یہ آج بھی بہت کم یعنی صرف تیس ہے۔ تاہم نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق اور ترقیات کا سارا انحصار سراسر خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہوتا ہے۔ اس قلت تعداد کو دیکھتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ اقتباس ہمیشہ ذہن میں آجاتا ہے کہ جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ان کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو بلکہ کام کرنا ان کا مقصود ہو۔۔۔اپنا عملی نمونہ بہتر سے بہتر دکھانا چاہیے۔۔۔تم سمجھو کہ صرف تم پر ہی اس کام کی ذمہ داری عائد ہے۔۔۔یہ سب وہم اپنے دلوں سے نکال دو کہ لوگ تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوتے تم اگر نیک کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہو جاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ لوگوں پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے مگر ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے۔۔۔اگر تم یہ کام کرو تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے مگر خدا تمہارا نام جانے گا اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔‘‘

(بحوالہ الفضل 10/اپریل 1938ء)

تعارف

ہمارے دلوں میں احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچانے کی تمنا ہو یہ محض لوگوں تک پیغام پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے۔

مینا بازار بنیادی طور پر ایک کلچر شو ہوتا ہے، جس میں پاکستانی کھانوں اور گھر کی فالتو چیزوں (ضرورت سے زائد اشیا) کی فروخت کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں شعبہ صنعت و دستکاری اور شعبہ اشاعت کے تحت نمائش کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

امسال اس پروگرام کی تشہیر مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعے بھی کی گئی جسے مقامی لوگوں سے خاصی پذیرائی ملی۔

عورتیں قوم کا آدھا دھڑ ہوتی ہیں

شعبہ ضیافت (سیکرٹری سجیلہ صدیق صاحبہ)، صنعت و دستکاری (سیکرٹری عطیہ ندیم صاحبہ)، اشاعت (سیکرٹری خالدہ صدیق صاحبہ) کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے تمام لجنہ و ناصرات نے بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔

ماشاءاللہ لجنہ اماء اللہ لولیو میں اخلاص و قربانی اور فدائیت اور للّٰہیت کا ایک زبردست ولولہ دیکھا گیا۔ اپنے ننھے منے اور کم عمر بچوں کو سنبھالتے ہوئے سب نے انتھک محنت اور کوشش کر کے نہ صرف خورد و نوش کا انتظام کیا بلکہ سارا دن مستقل کھڑے رہ کر ڈیوٹی کر کے اپنے ذمہ دار ہونے کا بھرپور حق بھی ادا کیا۔

جگہ کا انتخاب

چونکہ سویڈن میں رہنے والے لوگوں کی اکثریت دہریت پسند ہے اس لیے یہ لوگ مذہبی مقامات اور تقریبات میں جانا پسند نہیں کرتے۔ اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مقامی صدر لجنہ لولیو محترمہ حمیرا نصیر صاحبہ نے دیگر لجنہ کے اتفاق رائے سے متفقہ حکمت عملی کے تحت شہر کے وسط میں ایک بڑے ہال میں اس کا انتظام کیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس میں شمولیت اختیار کر سکیں اور ایک مثبت تاثر لے کر جائیں۔

منظر کشی

ہال کے ایک جانب رنگا رنگ ملبوسات، جوتے، چوڑیاں، مہندی، ہاتھ سے بنے ہوئے بیگز اور دیگر مختلف اشیا تھیں تو دوسری جانب من وسلویٰ سے اٹھتی ہوئی بھینی بھینی خوشبوئیں مہمان خواتین، بچوں اور تمام حاضرین کی بھوک کو اور بھی اشتعال دے رہی تھیں۔

اور ہر کوئی سستے داموں خریدی گئی اشیا کی خریداری پر شاداں نظر آیا۔

کھانے کے اسٹالز

کھانے کے اسٹالز میں پاکستانی کھانے جن میں چکن بریانی، دہی بڑے، گول گپے، سموسے، وغیرہ شامل تھے، جب کہ میٹھے میں فالودہ، گلاب جامن، براؤنی، فروٹ کیک تھا۔ انڈین چائے کے ساتھ ساتھ کشمیری گلابی چائے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

جس سے اس سرد موسم میں سب بہت ہی محظوظ ہوئے

اس مینا بازار میں ناصرات بھی لجنہ سے کسی طور پیچھے نہ رہیں، انہوں نے بھی اپنے دو الگ سٹالز لگائے جس میں کھلونے، ناصرات کے خود سے تیار شدہ قلم دان اور دیگر اشیا کے علاوہ اور ایک ٹاک شاپ بھی شامل تھی۔

مہمانوں کی تعداد

الحمدللہ مہمانوں کی تعداد تقریباً ایک سو تک رہی۔

مؤثر ذریعہ تبلیغ

اس موقع پر بعض مہمان خواتین کو جماعت اور ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف بھی کروایا گیا جس پر ایک مہمان خاتون نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ وہ بھی فلاحی کاموں کے لئے کچھ رقم ہیومینٹی فرسٹ کو عطیہ کرنا چاہتی ہوں۔

اس کے علاوہ لولیو لجنہ کی میزبانی سے متاثر ہو کر بعض خواتین نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ اگلی دفعہ جب بھی پروگرام ہو تو ہمیں ضرور مطلع کیجیے۔

اور بعض کو تو یہ کھانے اتنے پسند آئے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ سے خانہ داری سیکھنی چاہیے۔

مقامی اخبار کو انٹرویو

دوران پروگرام مقامی اخبار کے ایک صحافی نے بھی رابطہ کیا اور محترمہ لبنیٰ احمد صاحبہ نے اسے انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ کیسے جماعت کی عورتیں رضاکارانہ طور پر پورے ذوق و شوق سے کام کرتی ہیں، جماعت کے تعارف کے علاوہ جماعت کے ماٹو ’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے بارے میں بھی بتایا گیا جو کہ مقامی اخبار میں جماعت کے ماٹو کے ساتھ چھپا۔

آمدن

لوگوں کے اکثریت میں کشش پیدا کرنے کے لئے لیے خورد و نوش کی چیزیں نہایت کم داموں فروخت کی گئیں۔

باوجود اس کے الحمدللہ اس مینا بازار سے لجنہ اماء اللہ لولیو کو امسال دس ہزار کرون کی رقم حاصل ہوئی۔

مسجد کا قیام

یہاں جماعت کا ایک نماز سینٹر ہے جو کہ اب گنجائش کے لحاظ سے ناکافی ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عزیز کی خدمت اقدس میں بھی دعائیہ خطوط لکھے جا رہے ہیں اور مقامی طور پر بھی ایک بڑی مسجد بنانے کے لئے کوششیں جاری و ساری ہیں لجنہ اماء اللہ لولیو کی یہ چھوٹی سی کاوش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔

مینا بازار سے حاصل ہونے والی رقم لولیو مسجد کے لیے جمع کروائی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جہاں تم جماعت کی ترقی چاہتے ہو وہاں مسجد کی تعمیر کر دو۔ آج اسلام کا نام روشن کرنے کے لئے اور آج اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے ہم نے ہی قربانیاں کرنی ہیں اور کوشش کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والیاں ہوں۔

اللہ تعالیٰ جلد اپنے فضل کے نظارے دکھائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

(البقرہ: 128)

اے ہمارے رب! ہماری طرف سے اسے قبول کر لے۔ آمین

صباح الدین بٹ۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن سوئٹزرلینڈ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کے نیشنل ٹورنامنٹس کا انعقاد

الحمد للہ مؤرخہ 10/ دسمبر 2022ء کو سپورٹس ڈے پر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کو نیشنل والی بال ٹورنامنٹ اور مجلس اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کو نیشنل فٹ بال ٹورنامنٹ نور مسجد ویگو لٹینگن کے قریبی گاؤں موحل ہائیم کے سپورٹس ہال میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جس میں 40 خدام اور 35 اطفال نے شرکت کی۔

اس ٹورنامنٹ کی تیاری دو ماہ قبل شروع کر دی گئی تھی۔سب سے پہلے مناسب جگہ تلاش کی اور بعد ازاں خدام و اطفال کی ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔

مؤرخہ 10/ دسمبر کو صبح 10:30 بجے ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم عارف محمود کاہلوں صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم سے کیا گیا۔یاد رہے کہ مکرم ملک شاہد اقبال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی غرض سے انگلینڈ گئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے محترم صدر صاحب کی ہدایت کے مطابق مکرم معتمد صاحب نے ٹورنامنٹ کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔تلاوت کے بعد محترم معتمد صاحب نے خدام کا عہد دُہرایا۔

جس کے بعد مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام اور اطفال کو مخاطب کرتے ہوئے ایک حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں فرمایا کہ صحت مند اور توانا مومن کمزور مومن سے بہتر ہے۔صحت مند انسان ہر کام بہتر انداز میں کرسکتا ہے جو کمزور آدمی کرنے سے گھبراتا ہے۔انہوں نے کہا کہ عالمی وبا کورونا کے بعد اب ہمیں اس طرح کے مزید events کروانے چاہئیں کیونکہ دینی کاموں کے لئے ضروری ہے کہ انسان صحت مند اور تندرست ہو۔اس کے بعد محترم مبلغ انچارج صاحب نے دعا کروائی اور میچز کا آغاز ہوا۔ جو کہ دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے وقفہ تک جاری رہے۔

نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد کھیل کے بقیہ میچز کا آغاز ہوا۔

اس ٹورنامنٹ میں مجلس اطفال الاحمدیہ کے کل 10 میچ جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے 13 میچ کروائے گئے۔

میچز کا اختتام شام 5:30 ہوا۔جس کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن سے ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ولید طارق تارتسر صاحب نیشنل امیر سوئٹزرلینڈ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔محترم امیر صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں ٹورنامنٹس کے انعقاد کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ورزش کو پسند کرتا ہے اور کہا کہ جہاں جسمانی ورزش ضروری ہے وہاں روحانی ورزش جو کہ نماز ہے وہ بھی ضروری ہے اور یہ کہ صحت مند رُوح کے لئے صحت مند جسم بھی ضروری ہے۔

آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

شاہد محمود خان۔ مبلغ سلسلہ کونگو کنشاسا

کونگو کنشاسا میں نسلی فسادات اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت

کونگو کنشاسا کے صوبہ Mai-Ndombe کے علاقہ Kwamouth میں ماہ جولائی 2022ء میں دو قبائل Teke اور Yaka کے درمیان نسلی فسادات شروع ہو گئے۔ان دونوں قبائل کے درمیان یہ طے پایا تھا کہ مکئی کی فصل کی کٹائی پر Yaka قبیلہ کے لوگ Teke قبیلہ کو ایک تھیلا مکئی کا دیں گے لیکن جب کٹائی کا وقت آیا تو Teke قبیلہ جو تعداد اور طاقت میں زیادہ ہیں نے ایک کی بجائے پانچ تھیلوں کا مطالبہ کر دیا جس پر Yaka قبیلہ نے انکار کر دیا اور فسادات شروع ہو گئے۔ Yaka قبیلہ والوں کے گھر جلا دیے گئے ان کی دوکانیں لوٹ لی گئیں اور جہاں پر موقع ملا وہاں Teke قبیلہ کے ساتھ بھی یہی کیا گیا۔پولیس اور قیام امن کے ضامن حکومتی ادارے کوئی روک تھام نہیں کر سکے۔صوبہ کا دارالحکومت شہر Inongo ہے جو متاثرہ علاقہ سے تین سو کلومیٹر ہے۔زمینی راستہ محدود ہونے کی وجہ سے زیادہ تر دریائی راستہ استعمال کیا جاتا ہے۔اس لیے بر وقت کوئی کارروائی نہیں کی جا سکی۔ دریا کے پار بالکل ساتھ والا شہر Bandundu ہے جو صوبہ Kwilu کا صدر مقام ہے۔وہاں کے حکومتی اداروں نے یہ کہہ کر کوئی کارروائی نہیں کی کہ یہ علاقہ ہماری حدود سے باہر ہے۔

ہماری جماعتیں اکثر باندوندو کنشاسا روڈ پر ہیں۔ -Masiambio Bisiala-caccampbanku. تین معلم سنٹر ہیں بیس کے قریب جماعتیں ہیں۔اس سیزن اکثر لوگ اپنی فرم پر کھیتی باڑی کر رہے ہوتے ہیں۔گاؤں میں بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ان علاقوں کے احمدی احباب اکثر نقل مکانی کر گئے۔

Bisila کے لوگ جنگل میں بھاگ گئے نیز کچھ دریا کراس کر کے کوویلو اور کوانگو کے دیہاتوں کی طرف چلے گئے۔

Camp Banku کے اکثر لوگ ابھی ادھر موجود تھے جب کے کچھ لوگ باندوندو شہر آ گئے۔

اس کے علاوہ جو احمدی Yaka قبائل سے تعلق رکھتے تھے وہ ان بڑے گاؤں میں پناہ گزین ہو گئے جہاں ان لوگوں کی اکثریت ہے اور Teke قبائل سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کا بھی یہی حال رہا۔

ان فسادات کی وجہ سے تعداد میں پناہ گزین باندوندو شہر میں داخل ہوئے جن کو صوبائی حکومت نے باندوندو شہر کی سب سے بڑی مارکیٹ malebo کے علاقے میں جگہ دی ان پناہ گزینوں کی بڑی تعداد عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی۔حکومت بڑے پیمانے پر ان کی امداد کی اپیل کرتی رہی۔

الحمد للہ جماعت احمدیہ باندوندو ریجن کو مؤرخہ 17/ ستمبر کو 500 سے زائد افراد کو اشیا خور و نوش اور دیگر ضروری اشیا جس تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔اگرچہ نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد اور پیش آمدہ نقصان کے سامنے یہ امداد بہت کم تھی لیکن کسی بھی مذہبی تنظیم کی طرف سے کی جانے والی واحد کوشش یہی تھی جس کی وجہ سے مقامی اور غیر ملکی میڈیا یہاں تک کہ حکومتی عہدیداران نے بھی اس کاوش کو سراہا۔

خدام اور لجنہ کی ایک ٹیم نے نماز فجر کے فوراً بعد کھانا کی تیاری شروع کی جس میں گائے کا گوشت اور فوفو شامل تھا تقریباً دوپہر تین بجے کھانا تیار ہوا پھر تیار شدہ کھانے کو تقسیم کی جگہ پر لے جایا گیا اور خدام نے تقریباً دو گھنٹے سے زائد وقت میں ان پناہ گزینوں میں تقسیم کیا۔اس موقع پر منتظمین نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس کاوش کو سراہا۔

مقامی اور ملکی میڈیا نے اس کو خصوصی کوریج دی اقوام متحدہ کے امن مشن کے ریڈیو Okapi نے فرینچ زبان کے علاوہ مقامی زبانوں Lingala اور Kikongo میں خبریں نشر کی نیز اپنے Twitter اکاؤنٹ جس کے ایک ملین سے زائد Followers ہیں پر اس خبر کو ٹویٹ کیا نیز اپنے فیس بک پیج جس کے 12 لاکھ Followers سے زائد ہیں اس پر اس خبر کی پوسٹ لگائی۔ نیز ابھی تک 20 سے زائد اخبارات کی ویب سائٹس یہ خبر لگا چکے ہیں۔

کونگو کی نیوز ایجنسی Acp نے اس خبر کو شائع کیا نیز حسب ذیل ٹی چینل RTNC,RTBd,Tele50 نے اس خبر کو اپنے خبر نامہ میں جگہ دی۔اس کے علاوہ 5 سے زائد ریڈیو ز نے اس پروگرام کی خبریں نشر کیں۔ایک محتاط اندازے کے مطابق دو ملین سے زائد افراد تک پرنٹ اور الیکٹرونک کے ذریعہ جماعت کا تعارف پہنچا۔

اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً متاثرین پناہ گزینوں میں جماعت احمدیہ Bandundu ریجن اشیا خور و نوش تقسیم کرتی رہی۔

ان فسادات میں اب تک 180 اموات ہو چکی ہیں اور تیس ہزار سے زائد لوگ بے گھر ہوئے ہیں اور مالی نقصان کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION · Download on the App Store · ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

دعا کا تحفہ

ازالہ بے خوابی کی دُعا

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی۔ آنحضورؐ نے اُنہیں رات کو پڑھنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظَلَّتْ، وَ رَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ،وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مَا اَضَلَّتْ،کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا،اَنْ یَفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ،اَو اَنْ یَبْغِیَ عَلَیَّ، عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں اور ان کے زیر سایہ ہر چیز کے رب! اور سات زمینوں اور اُن کے اوپر جو کچھ آباد ہے اُس کے ربّ! شیاطین اور اُن کے گمراہ کردہ وجودوں کے ربّ! تو اپنی تمام مخلوق کے شرّ سے میری پناہ گاہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا سرکشی نہ کرے۔ تیری پناہ عزت والی ہے اور تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہاں کوئی معبود نہیں مگر تو۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 123)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

برکینا فاسو کے شہداء کے نام

خبر ہم کو آئی ہے دل سوز آج
کہ افریقہ میں اب تک ہے ظلمت کا راج

دیکھو! افریقہ روشن ہوا نور سے
جو نکلا شہیدوں کے دل سے ہے آج

مرے بھائیو! تم تھے گھر میں خدا کے
شہادت کا بخشا گیا تم کو تاج

نئی زندگی تم کو بخشی خدا نے
خدا کا ہے دونوں جہانوں میں راج

ہمیشہ کی تم کو ملی ہے حیات
رہو جنتوں میں رہو خوش مزاج

ہوئے سرخ رُو شمس بھائی ترے
کہ مولا نے رکھی ہے ان سب کی لاج

(ڈاکٹر محمد جلال شمس۔ یوکے)

دعا ایک تریاق ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 591)

ایک سبق آموز بات

دنیا کے لہو ولعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں

مؤرخہ 30؍ ستمبر 2022ء کو خطبہ جمعہ زائن میں حضور انور نے فرمایا: دنیا کے لہو ولعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچ کھڑا کرنا ہے۔

دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں ایک مسلمانوں کی مسجد بن گئی ہے لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مددگاروں میں سے ہوں۔

(دورہٴ امریکہ 2022ء رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر قسط 5 صفحہ 12 الفضل آن لائن)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

طلوع وغروب آفتاب

27؍ جنوری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:40	18:07
مدینہ منورہ	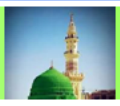	05:45	18:03
قادیان		06:01	17:58
ربوہ		05:41	17:38
اسلام آباد ٹلفورڈ	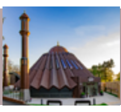	06:18	16:44

فقہی کارنر

واجب الادا مہر کی ادائیگی لازمی ہے

ایک صاحب نے (حضرت مسیح موعودؑ سے) دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا مگر وہ عورت کہتی تھی تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دے دے تو بخش دوں۔ خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں۔ اب وہ عورت مرگئی ہے خاوند کیا کرے؟

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:

اسے چاہیئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دے دے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی وارثوں میں شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ہٰذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔

(البدر 5؍ مارچ 1905ء صفحہ 2)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)